اول ما خلق اللّٰہ نوری

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملّت مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح

مُفتی

مُحمد فیض احمد

اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوۡرِیۡ

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

امابعد! حدیث پاک سمجھنے سے پہلے چند قواعد پڑھ لیجئے۔

(1) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لانے سے قبل بھی وصفِ نبوت سے موصوف تھے۔

(2) اول المخلوق(سب سے پہلے پیدا ہونے والی ذاتِ پاک) آپ ہیں۔

(3) آپ جملہ عالَمین کے ذرہ ذرہ کے لئے صرف رحمت نہیں بلکہ رسول بھی ہیں۔

(4) آپ حقیقتاً نبی اور رسول تھے صرف اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں تو ہم سب تھے اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو قدیم مانتے ہیں۔

(5) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی مبارک عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ کو نبوت بھی چالیس سال کے بعد عطاہوئی۔

(6) آپ چونکہ معلمِ کائنات (کائنات کو سکھانے والے)ہیں جب عالمِ دنیا میں تشریف لائے تواسی عالمِ دنیا میں پیدائش سے لے کر وصال تک دنیا والے طورو اطوار کے مطابق زندگی بسر فرمائی۔اسی سے کفار نے آپ کو اپنے جیسا سمجھ کر دھوکہ کھایا اور آج بھی بعض فرقے انہی کی طرح دھوکہ کھابیٹھے ہیں۔جیسے کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ کہتے ہیں حضورصلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے ہیں صرف نبوت کا فرق ہے کہ وہ نبی ہیں اورہم نہیں۔

(7) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعتِ مقدسہ بھی نوری ہے ہماری بَشَرِیت سے صرف نام کا اعتبار ہے اور بس ورنہ

"چہ نسبت خاک را بعالمِ پاک"

(8) حدیث: ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوۡرِیۡ''[1] (یعنی سب سے پہلے اللہ تعالی نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔) صحیح ہے اگرچہ کسی ایک سند میں راوی ضعیف ہے یا وضع ہے تو دوسری اسناد صحیح ہیں۔تفصیل آئے گی۔ (انشاء اللّٰہ)

انتباہ حدیث:''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوۡرِیۡ'' (یعنی سب سے پہلے اللہ تعالی نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔)میں اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوق ہیں آپ خلق الخلق ہیں تو جملہ مخلوق پر شاہد ہیں اور عالم بھی، آپ بے مثل بشر ہیں تو نور بھی ہیں لیکن مخالفین کے نزدیک یہ جملہ اُمورِ شرک ہے اسی لئے دیانتِ علمی کو سراسر بالائے طاق رکھ کر بلا تحقیق موضوع اور ضعیف کہہ دیا

---

[1] (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، 169/1، دار الفکر، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفہا اللّٰہ تعالیٰ، 214/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حالانکہ یہ حدیث کئی وجوہ سے صحیح ہے اور اس فرقہ شرذمہ کی پیدائش سے پہلے تمام علمائے اسلام اور محدثینِ کرام نے اپنی تصانیف میں اسے حدیث سمجھ کر نقل فرمایا اور اس مضمون کی توثیق و تائید فرمائی۔فقیر اس حدیث شریف کی تحقیق پیش کرتاہے۔

وَمَاتَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

13ربیع الآخر 1391ھ

بہاولپور۔پاکستان

مقدمہ

قواعدالحدیث) مخالفین کی عام عادت ہے کہ عوام کو دھوکہ دیتے ہوئے قواعد الحدیث سے ہٹ کر کوئی ایک روایت دکھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے یا ضعیف ہے فلہذا ہم نہیں مانتے حالانکہ محدثین کرام رحمھم اللہ نے حدیث کے فن کے لئے زبردست قواعد مرتب کئے ہیں جن کی برکت سے اسلام کے قوانین محفوظ ہوئے۔اس حدیث مبارک کے متعلق بھی چند قوانین ہیں جنہیں فقیر عرض کرتا ہے تاکہ اَہلِ انصاف کو منکرین کے دھوکہ دہی اور فریب کا علم ہو اور ساتھ ہی حدیث کی توثیق و تائید بھی۔

قاعدہ نمبر1) کسی حدیث کی کوئی سند ضعیف ہے یا راوی غیر معتبر ہے اگر دوسری حدیث اس کی ہم معنی ہوتو وہ ضعیف اور موضوع بھی ہو تو وہ حدیث معناً صحیح کہلائے گی چنانچہ حدیث: لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاکَ [2]

یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ فرماتا۔

کو بعض محدثین نے کسی ایک سند سے موضوع کہا تو دوسری اسناداور احادیث مبارکہ اور قرآنی آیات ومضامین کے لحاظ سے معناً صحیح ہیں۔اس کی تحقیق کے لئے فقیر کے رسالہ "شرح حدیثِ لولاک"کا مطالعہ کیجئے۔

قاعدہ نمبر2) حدیث"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ"کو شاہ عبدالحق محدث دہلوی ودیگر بعض محدثین صحیح کہہ رہے ہیں اگر کسی سند میں اس کا ضعف ثابت بھی ہو تب بھی حدیثِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم معنی ہے اور حدیثِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لفظاً معناً

---

[2] (تفسیر روح البیان، سورۃ البقرۃ:1، 27/1، دار الفکر، بیروت)

(شرح الشفاء، خطبۃ الکتاب، 13/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صحیح ہے البتہ ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' لفظاً ثابت نہیں مگر معناً یہ بھی صحیح ہے اور درحقیقت یہ مصنف عبدالرزاق کی حدیث کا خلاصہ واختصار ہے۔

قاعدہ نمبر3) جس روایت کو بلاانکار اور بغیر جرح کے نقل کریں وہ حدیث بھی معناً صحیح ہوتی ہے اور حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کو قرونِ اُولی سے لے کر تاحال محدثینِ کرام بلاانکار اور بغیر جرح کے نہ صرف نقل کرتے چلے آرہے ہیں بلکہ اس سے استدلال بھی کرتے ہیں یہ اس کی معناً صحت کی دلیل ہے ورنہ حدیث موضوع سے استدلال کجا اسے بیان کرنا بھی جائز نہیں۔مزید حدیث موضوع و ضعیف کے قواعد اور مسائل کے لئے فقیر کے رسالہ ''شرح حدیثِ لولاک'' کا مطالعہ کیجئے۔

قاعدہ نمبر4) علماء کرام کا تلقی بالقبول بھی حدیث کی صحت کے لئے کافی ہوتاہے۔چنانچہ تابعین سے لے کر تاحال ہر مصنف اپنی تصنیف میں اس حدیث کو روایت کررہے ہیں فلہذا حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' قابلِ قبول ہے۔

تائیدازآیاتِ قرآن مجید

ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظّٰہِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ o (پارہ27، سورۃ الحدید، آیت 3)

ترجمہ: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

فائدہ) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارجِ النبوۃ شریف کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

ایں کلمات اعجازسمات ہم مشتملبہ برحمد وثنائے الٰہی است تعالیٰ وتقدس کہ درکتاب مجید خطبۂ کبریا ئی خود بدان خوانده وہم متضمن نعت ووصف حضرت رسالت پناہی است [3]

یعنی یہ کلماتِ اعجاز کے شان والے حمد و ثنائے الٰہی پر مشتمل ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا خطبہ انہی کلمات سے بیان فرمایا اور یہ کلماتِ مبارکہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفات بھی ہیں۔

تائید مزید) آیت میں ''ہُوَ'' کا مرجع (جائے پناہ) اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں اسی لئے آپ کی طرف بھی ''ہُوَ'' کی ضمیر راجع ہے اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقتاً ور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مجازاً جیساکہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل محققین علماء ومشائخ نے بھی فرمایا۔

(1) حضرت امام شیخ اکبر محی الدین ابن العربی (2) حضرت امام عبدالقادری جزائر

(3) حضرت امام یوسف نبھانی رحمہم اللہ تعالیٰ (جواہر البحار، جلد1، صفحہ113وجلد 3، صفحہ260)

(4) حضرت شہاب الدین خفاجی حنفی

(5) حضرت علامہ ملا علی القاری رحمہا اللہ تعالیٰ (نسیم الریاض فی شرح شفا لعلی القاری، جلد2 صفحہ425تا426)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَہُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ۔ (پارہ12، سورۃ الاحزاب، آیت7)

---

[3] (مدارج النبوت اُردو ترجمہ از مفتی غلام معین الدین نعیمی،1/12، شبیر برادرز، زبیدہ سینٹر،لاہور)

ترجمہ: اوراے محبوب یاد کر وجب ہم نے نبیوں سے عہد لیااورتم سے اور نوح۔

فائدہ) اس آیت سے مفسرین نے استدلال کیا ہے کہ میثاقِ مذکورمیں چونکہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ِ خیر دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے ہے اسی لئے تخلیق میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ہیں۔

مذکورہ بالا تفسیر نہ صرف مفسرینِ کرام نے بیان فرمائی ہے بلکہ خود حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ مخالفین کی مستند ومعتبر تفسیر ابنِ کثیر میں حدیث شریف منقول ہے: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وآخرهم في البعث فبدأ بِي قَبْلَهُمْ [4]

یعنی میں انبیاء (علیہم السلام) سے تخلیق میں اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں۔

قاعدہ) علم التفسیر کا قاعدہ ہے کہ جس آیت یا مضمون کی تفسیر خود حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائی وہی تفسیر تمام تفاسیر پر مقدم ہے کیونکہ قرآنِ مجید کے سب سے بڑے مفسر خود حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔(الاتقان)

وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ O (پارہ8، سورۃ الانعام، آیت 163)

ترجمہ: مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

فائدہ) آیت میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلے مسلمان ہونا حقیقی معنی پر محمول ہے کیونکہ ایجاد وتخلیق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول ہیں اس پر بے شمار حوالہ جات قائم کئے جاسکتے ہیں یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حضرت امام المفسرین امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''وَأَنَاأَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ''يعنى أول من استسلم عند الإيجاد لأمر كن وعند قبول فيض المحبة لقوله ''يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ'' والاستسلام للمحبة فى قوله يحبونه دل عليه قوله عليه السلام ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرِىْ'' [5]

یعنی میں سب سے پہلا مسلمان ہوں یعنی امرکن کے ایجاد کے وقت اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے فیضِ محبت کے وقت اور اللہ کے اس قول ''یُحِبُّوْنَهُ''میں محبت کے لئے پہلا مسلمان ہوں اس دعویٰ پہ دلیل حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ'' ہے۔

تائیدمزید) اس تفسیر کی مزید تائید ملاحظہ ہو۔ تفسیر روح البیان کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء واولیاء ومشائخ نے یہی معنی بیان فرمائے۔

(1) تاویلاتِ نجمیہ حوالہ تفسیر مذکورہ (2) تفسیر نیشاپوری (3) تفسیر صاوی (4) عرائس البیان

فائدہ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے تخلیقِ عالم تا ظہورِ آدم جو اُمور سرانجام دیئے وہ ہمارے موضوع کی تائید میں ہیں اس کی تفصیل فقیر نے ''سیر نور تاعالم ظہور''میں عرض کی ہے یہاں اتنا کافی ہے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ۔ (پارہ7،سورۃ الانعام، آیت 14)

ترجمہ: تم فرماؤ مجھے حکم ہوا کہ سب سے پہلے گردن رکھوں۔

---

[4]) (تفسیر ابن كثير، سورۃالاحزاب:9،382/6،دارالكتب العلمية،بيروت)

[5]) (تفسیر روح البيان،سورۃالانعام: 163،129/2،دارالفكر، بيروت)

فائدہ) آیت کی تفسیر وہی ہے جو پہلے گزری ہے۔امام عارف علامہ صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ علی الجلالین میں لکھاکہ

کھو اول المسلمین علی الاطلاق [6]

یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مطلقاً سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (پارہ 23، سورۃ الزمر، آیت 12)

ترجمہ: اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں۔

فائدہ) اس کی بھی وہی تفسیر ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ صلے ق فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ (پارہ25، سورۃ الزخرف، آیت81)

ترجمہ: تم فرماؤ بفرضِ محال رحمن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

فائدہ) اس آیت میں بھی حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی رویت (دیدار) مراد ہے کیونکہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب سب سے پہلے تخلیق ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الٰہی میں مشغول ہوگئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إذا حمدني أحد فأنت أحمد منهم وإذا حمدت أحدا فأنت محمد [7] (صلی اللہ علیہ وسلم) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)

یعنی اگر کوئی میری حمد کرتا ہے تو سب سے بڑھ کر میری حمد کرنے والا آپ ہی ہیں اور جس کی میں تعریف کرتا ہوں وہ صرف آپ ہی میرے ممدوح ہیں۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ (پارہ30، سورۃ الشرح، آیت 1)

ترجمہ: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔

فائدہ) اس آیت سے بعض مفسرین نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت کا ثبوت دیا ہے۔شرح بدء الآمالی لعلی القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قلمی مملوکہ فقیراُویسی غفرلہٗ کی لائبریری میں ہے۔

وصدر الشئی ایضاً اولہ ففی التعبیر بہ ایماء الی انہ اول الرسل والما انہ آخرھم مشھوداً

علی ورد ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ وروحی وکُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ''

یعنی صدرکسی شے کے اول کو کہا جاتاہے یہاں آیت میں صدر کا استدلال اس طرف اشارہ کرتاہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے اول ہیں جیساکہ ظہور میں آخری ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' اور''روحی'' اور فرمایا''کُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ''(میں نبی تھا جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔)

---

[6] (تفسیر صاوی حاشیہ علی الجلالین. تفسیر سورۃ الانعام: 7/2.14. طبع بالمطبعۃ الازھریہ مصر)

[7] (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری. کتاب مواقیۃ الصلاۃ. باب التشھد فی الآخرۃ. 112/6. داراحیاء التراث العربی. بیروت)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی ''یا رسول اللّٰہ، بأبی أنت وأمی، أخبرنی عن أول شیء خلقه اللّٰہ تعالی قبل الأشیاء. قال صلی اللّٰہ علیه وسلم یا جابر، إن اللّٰہ تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نوره، فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء اللّٰہ، ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم، ولا جنة ولا نار، ولا ملک ولا سماء، ولا أرض ولا شمس ولا قمر، ولا جنی ولا إنسی، فلما أراد اللّٰہ تعالی أن یخلق الخلق قسم ذلک النور أربعة أجزاء، فخلق من الجزء الأول القلم ومن الثانی اللوح، ومن الثالث العرش. ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول حملة العرش، ومن الثانی الکرسی، ومن الثالث باقی الملائکة. ثم قسم الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول السماوات، ومن الثانی الأرضین، ومن الثالث الجنة والنار، ثم قسم الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول نور أبصار المؤمنین، ومن الثانین نور قلوبهم وہی المعرفة باللّٰہ ومن الثالث نور أنسهم، وہو التوحید، لا إله إلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ [8]

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے بتادیجیے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی(صلی اللہ علیہ وسلم)کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا تعالیٰ نے چاہا دورہ کرتا رہا۔اس وقت لوح، قلم، جنت،دوزخ، فرشتگان، آسمان، زمین، چاند،سورج، جن،آدمی کچھ بھی نہ تھاپھر جب اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوق کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو اس نور کے چار اجزاء بنائے۔ایک سے قلم،دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش، چوتھے کے چار اجزاء بنائے پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے جنت اور دوزخ پھر چوتھے کے چار اجزاء بنائے پہلے سے اہل ایمان کی آنکھوں کا نور، دوسرے سے ان کے قلوب کا نور، یہ معرفت الٰہی ہے تیسرے سے ان کا انس یہی کلمہ لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہے۔

یہ طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ اس شعر میں ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے　　　ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

تبصرہ برحدیث جابررضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) یہ حدیث امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سیدنا امام بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ اور امام بخاری وامام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث امام عبدالرزاق ابو بکر بن ہمام نے اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں اپنی صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

حدیث کی شہرت) امام مذکور کی روایت اتنی مضبوط ہے کہ ان کے بعد یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کی، امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المواہب اللدنیہ میں، علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح زرقانی میں، مطالع المسرات للامام الفاسی، افضل القرأ ابن حجر المکی، تاریخ خمیس لعلامہ دیار بکری، مدارج النبوت میں، شیخ محقق نے جواہر البحار شریف میں۔

[8] (شرح الزرقانی، المقصد الاول فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، 1/89الی 91، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اگراس روایت کے ناقلین محدثین وفقہاء اور مفسرین کی فہرست جمع کی جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔فقیر نے ایک مجموعہ "الغافر فی حدیث جابر"میں کافی مواد جمع کیا ہے(الحمد للہ ذلک)اور اس کے صحیح ہونے پر خیرالقرون سے لے کر تاحال تمام علماء کرام نے اتفاق کیا ہے یہاں تک کہ مخالفین کے حکیم صاحب مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی تصنیف نشر الطیب میں اسے روایت کیا ہے اور غیر مقلدین کے اکابر بھی اس روایت کو صحیح کہہ رہے ہیں جیساکہ ان کی عبارات آئیں گی۔افسوس کہ ہمارے دور کے بعض دیوبندی اور غیر مقلدین خود کو اہلحدیث کہلانے کے باوجود حدیث نور کے منکر ہی نہیں بلکہ نہایت ہٹ دھری اور شانِ رسالت سے عداوت کے باعث بے دھڑک لکھ رہے ہیں "حضرت جابر کے نام سے جو روایت ہے وہ موضوع بناوٹی اور جھوٹی ہے کسی معتبر کتاب حدیث میں اس کا کوئی نشان اور کوئی اصل نہیں "۔ (تنظیم الحدیث، لاہور،20 مئی1983ء)

انتباہ) یہ ہمارے دور کی بدقسمتی ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں کہ جو احادیث مبارکہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی دلیل ہیں وہ کتابوں سے نکالنے کے درپے ہیں ان میں ایک یہی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہے کہ مسند عبدالرزاق سے اسے نکال دیا گیا ہے۔تفصیل مزید فقیر کے رسالہ "فیض الغافر فی حدیث جابر"میں ہے۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا عمر أتدری من انا اما الذی خلق اللّٰہ العرش من نوری والکرسی من نوری واللوح والقلم من نوری والشمس والقمر ونور الابصار من نوری والعقل من نوری ونور المعرفۃ فی قلوب المومنین من نوری ولافخر [9]

یعنی حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تو مجھے جانتا ہے میں کون ہوں میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا تو میرے نور نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا سات سو سال سجدہ میں رہا تو سب سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا وہ میرا نور تھا یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا۔اے عمر! کیا تو مجھے جانتا ہے میں کون ہوں۔میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو میرے نور سے بنایا اور کرسی کو میرے نور سے بنایا اور لوح وقلم کو میرے نور سے بنایا اور شمس و قمر اور آنکھوں کے نور کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور عقل کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔مومنوں کے دلوں میں نورِ معرفت کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور یہ فخراً نہیں کہتا۔

عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سأل جبریل علیہ الصلاۃ والسلام فقال یا جبریل کم عمرت من السنین؟ فقال یا رسول اللّٰہ لست أعلم ، غیر أن فی الحجاب الرابع نجما یطلع فی کل سبعین ألف سنۃ مرۃ ، رأیتہ اثنین وسبعین ألف مرۃ فقال یا جبریل وعزۃ ربی جل جلالہ أنا ذلک الکوکب [10]

---

[9] (جواہر البحار فی فضل النبی المختار ، 713/2 ،مطبوعہ بیروت)

[10] (تفسیر روح البیان ، سورۃ التوبۃ ، 543/3 ، دار الفکر ، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ ، باب نسبہ الشریف صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، 47/1 ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے سوال کیا کہ تو نے عمر کے کتنے سال گزارے؟جبریل علیہ السلام نے جواب دیا اللہ کی قسم سوائے اس کے میں کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے نورانی حجابات سے چوتھے پردہ میں سترہزار سال کے بعد ایک دفعہ نوری تارا ظاہر ہوتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار بار دیکھا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل خدا کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔

فائدہ) یہ حدیث تین مستند کتابوں میں موجود ہے۔

(1) روح البیان (2) سیرۃ حلبیہ (3) جواہر البحار

قاعدہ) اُصولِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ ناقل ثقہ (معتبر) ہوتو اس کی نقل پر اعتماد کرکے روایت کرنا صحیح ہے خواہ وہ سند الحدیث نہ بھی بیان کرے اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیقات [11] مستند ہیں اس لئے کہ ناقل یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ثقہ ہیں اس قاعدہ کو حدیث مذکور پر منطبق کیجئے۔

فائدہ) اس روایت سے حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ''کی توثیق ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کے بعد اٹھارہ ہزار عالم میں رسالت و تبلیغ حق کے امور سرانجام دیتے رہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج اللہ تعالیٰ نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

وَجَعَلْتُكَ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ خَلْقًا، وَآخِرَهُمْ بَعْثًا

یعنی میں نے تمہیں بلحاظ پیدائش کے اول انبیاء کیا اور باعتبار بعثت کے اُن سے آخر کیا۔

اور فرمایا: وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَخَاتَمًا یعنی اور تمہیں فاتح (اول)خاتم (آخر) کیا۔

فائدہ) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ'' کی توثیق اس سے بڑھ کر اور کیا ہوجب خود خالق کائنات عزوجل آپ کی اولیت پر مہر ثبت فرمارہاہے یہ حدیث قدسی مندرجہ محدثین نے اپنی سند کے ساتھ روایت فرمائی ہے۔

(1 1البزار (2) ابویعلی (3) ابن جریر (4) محمد بن نصر المروزی فی کتاب الصلوٰۃ (5) ابن ابی حاتم (6) ابن عدی (7) ابن مردویہ (8) البیہقی فی الدلائل۔

ناقلین حدیث مذکور) جس طرح حدیث مذکور کی اسناد قابل اعتماد محدثین سے ثابت ہیں یوں ہی ناقلین کی نقل صحیح بھی معتمد علیہ ہے وہ ناقلین یہ ہیں: تفسیر در منثور، الخصائص الکبری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الطبری، الشفاء، شرح الشفاء، المواھب اللدنیۃ [12]

---

11) معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی چھوڑ دیئے جائیں، اس فعل کو تعلیق کہتے ہیں۔

12) (تفسیر روح البیان، سورۃ التوبۃ، 543/3، دارالفکر، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب نسبہ الشریف صلی اللّٰہ علیہ وسلم، 47/1، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(امام جلال الدین سیوطی، تفسیر درمنثور، سورۃ الاسرار: 18، 203/5، دارالفکر، بیروت)

(الخصائص الکبریٰ، باب من خصائصہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) ان الارض کانت تطوی لہ، 288/1، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت)

یہ وہ ناقلینِ حدیث ہیں جن کا صرف ایک حوالہ ہی مخالفین کے لئے کافی ہے لیکن ضد کا علاج کہاں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [13]

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب سے آپ کے لئے نبوت ثابت ہے فرمایا:اس وقت سے ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جثہ (جسم) کے درمیان تھے یعنی ابھی ان کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی کہ میں نبی تھا۔

فائدہ) ابی سہل قطان کی امالی کے ایک جزو میں سہل بن ہمدانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام محمد باقر) سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب انبیاء سے تقدم کیسے ہوگیا حالانکہ آپ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو عالم میثاق (قول و قرار) میں اور ان سب سے ان کی ذات پر یہ اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب سے اول ''بَلٰی'' (یعنی کیوں نہیں) حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسی لئے آپ کو سب انبیاء پر تقدم ہے گوسب سے آخر میں مبعوث ہوئے۔

فائدہ) اگر میثاق لینے کے وقت ارواح کو بدن سے تلبس (اخراج) بھی ہوگیا ہو تاہم احکام روح ہی کے غالب ہیں اسی لئے اس روایت کو کیفیاتِ نور میں لانا مناسب سمجھا اور شعبی کی روایت میں آپ کا قبل آدم میثاق لیا جانا مذکور ہے اور یہ میثاق ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' (پارہ9،سورۃ الاعراف، آیت 174) ''کیا میں تمہارا رب نہیں'' ظاہر روایات سے بعد خلق آدم معلوم ہوتاہے سو ممکن ہے کہ وہ میثاق نبوۃ کا بلا اشتراک غیر سے ہو جیسااس حدیث کے ذیل میں اس طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے یہ تبصرہ تھانوی نے اپنی کتاب ''نشرالطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم'' [14] میں کیا ہے۔

فائدہ) یہ حدیث شریف صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف میں ہے۔اس میں ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ'' کی روایت کی خوب توثیق ہے جیساکہ تھانوی کی نشر الطیب سے واضح ہے لیکن اس کی جماعت کے بعض افراد یہ مراد لیتے ہیں کہ میں نبی بنوں گا یہ کتنا غلط مفہوم ہے حالانکہ اس حدیث شریف میں صاف ہے کہ آپ اس وقت نبوت کی صفت سے موصوف تھے یہ اہل سنت کے دوسرے عقیدہ کی تائید ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس عالم دنیا کے نبی نہیں بلکہ جملہ عالمین کے نبی ہیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

عن علی بن الحسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما عن أبیه عن جدہ أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی

(تفسیر ابن کثیر.سورۃالاسراء: 37/5.1.دارالکتب العلمیة.بیروت) (یہ تفسیر مخالفین کی ہی ہے۔)

(تفسیرالطبری.سورۃالاسراء: 337/17.1.مؤسسةالرسالة)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ.الباب الثالث فیماورد منه صحیح الاخبارالخ.الفصل الثانی کرامة الاسراء. 353/1.دارالفیحاء.عمان)

(شرح الشفاء للقاری.الباب الثالث فیماورد منه صحیح الاخبارالخ. فصل فی تفضیله بماتضمنته کرامة الاسراء. 401/1.دارالکتب العلمیة.بیروت)

(المواهب اللدنیة.المقصد الخامس الاسراء والمعراج.490/2.المکتبةالتوفیقیة.القاهرة.مصر)

[13] (سنن الترمذی. کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ. باب فی فضل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم.585/5. الحدیث:3609. دار احیاء التراث العربی.بیروت)

[14] (نشرالطیب فی ذکرالنبی الحبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم،فصل اول:نورِمحمدی،ص13 تا14،ناشر مشتاق بک کارنر اردوبازار)

قبل خلق آدم علیه الصلاة والسلام بأربعة عشر ألف عام [15]

یعنی اَہلِ بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی امام زین العابدین کے بزرگوں سے مروی ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے چودہ ہزار سال بصورت نور اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود تھا۔

فائدہ) حدیث مذکورہ محدث ابن قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ کے مطابق ہے اس کے الفاظ یہ ہیں :

کنت نورًا بین یدی ربی قبل خلق آدم بأربعة عشر ألف عام [16]

یعنی (ابن القطان کی حدیث میں ہے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔) میں پیدائش آدم سے پہلے چودہ ہزار سال اپنے رب کے سامنے نور تھا۔

سوال) اس قسم کی روایات میں اختلافِ الفاظ کیوں ہے کہ چودہ ہزار سال کسی میں ستر ہزار سال وغیرہ؟

جواب) یہ کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم بالا میں اپنے سفر کے مختلف اطوار و ادوار بتائے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس عدد میں کم کی نفی ہے زیادتی کی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت پر نظر پڑے شبہ نہ کیا جائے۔رہ گئی تخصیص اس کے ذکر میں تو ممکن ہے کہ کوئی خصوصیت مقامیہ اس کو مقتضی ہو۔دوسری روایت میں زائد مدت کا ذکر ہو۔ [17]

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم)

انتباہ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جملہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے رسول ہیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

أُرۡسِلۡتُ إِلَی الۡخَلۡقِ کَافَّةً [18] (صحیح مسلم وسنن الترمذی)

یعنی میں تمام مخلوق کا رسول بناکر بھیجا گیا ہوں۔

اسی قانون پر آپ نے اپنی تخلیق کے بعد ہر عالم میں پیغامِ توحید پہنچایا اسی بناء پر آپ نے اپنی اولیت کے اظہار میں مختلف اطوار اختیار فرمائے ہیں۔

جب حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت دیجئے کہ کچھ آپ کی مدح کروں (چونکہ حضور کی مدح خود طاعت ہے اس لئے) آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے انہوں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے۔

---

[15] (کشف الخفاء،266/1،دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب نسبہ الشریف صلی اللّٰہ علیہ وسلم،47/1،دار الکتب العلمیۃ،بیروت)

[16] (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ،المقصد اول :فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، باب مدخل،95/1،دار الکتب العلمیۃ،بیروت)

[17] (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم،فصل اول نورِ محمدی، ص13، ناشر مشتاق بک کارنر اردو بازار)

[18] (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، 371/1، الحدیث:523،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

(سنن الترمذی، کتاب السیر عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی الغنیمۃ، 123/4، الحدیث:1553،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ	مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ أَنْتَ	وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ	أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَہْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ	إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ
حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ	خِنْدَفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ	وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ	وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ [19]

یعنی زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (درختوں)کے پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے جیساکہ آیت میں مفسرین نے کہا ہے ''مُسْتَقَرٌّ مُسْتَوْدَعٌ''اورپتے کا جوڑ نا اشارہ ہے اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوئے درخت سے کھالیا اور جنت کالباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملاملا کر بدن ڈھانکتے تھے یعنی اس وقت بھی آپ ''مُسْتَوْدَعٌ''میں تھے اس کے بعد آپ نے بلاد(یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ(گوشت کا ٹکڑا) اور نہ علقہ (گاڑھا خون)(کیونکہ یہ حالتیں جنین (وہ بچہ جو شکم مادر میں ہو)ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور ہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاع(فائدہ) ظاہر ہے اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ)بلکہ محض ایک مادہ مائیہ تھے کہ وہ مادہ کشتی نوح میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفانِ غرق پہنچ رہا تھا (مطلب یہ کہ) بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب (سوار) کشتی تھا۔مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے

زجو دش گرنبودے راہمفتوح بجودی کے رسیدے کشتی نوح

(اور)وہ مادہ(اسی طرح واسطہ در واسطہ)ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتارہاجب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تو دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع ہو)جاتاتھا (یعنی وہ مادۂ سلسلہ آباء کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتارہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں)آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورد فرمایاچونکہ آپ ان کی صلب میں مختفی (پوشیدہ)تھے تووہ کیسے جلتے(پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے)یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جوکہ(آپ کی فضیلت پر)شاہدظاہر ہے اولادِ خندف میں سے ایک ذروہ عالیہ پر جا گزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے(یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے)تھے۔خندف لقب ہے

---

[19] (المعجم الکبیر، باب الخاء، فصل خریم بن أوس بن حارثة بن لام الطائی، 4/213، الحدیث:4167، مکتبة ابن تیمیة،القاہرة)

(معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی، کتاب الخاء، فصل خریم بن أوس بن حارثة بن لام الطائی، 2/983، الحدیث:2520، دارالوطن للنشر، الریاض)

(مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوة، باب فی کرامة اصله صلی اللّٰه علیه وسلم، 8/400، الحدیث:13830، دارالفکر، بیروت)

(الخصائص الکبری÷، فصل لطیفة اخری فی ان الخ، 1/67، دارالکتب العلمیة، بیروت)

(السیرة الحلبیة، باب ای لان الکافر لا یقال انه مختاراللّٰه، 1/83، دارالکتب العلمیة، بیروت)

آپ کے جد بعید مدرکہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی جیسے پہاڑ میں اوپر چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے(اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولاد خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجات جبل کے ساتھ ہے)اورآپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوگئے سوہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کو رستوں کو قطع کررہے ہیں۔[20] (نشرا لطیب)

فائدہ) تمام مضمون کو تھانوی صاحب نے اہل سنت کے مطابق لکھا۔ہم بھی تویہی کہتے ہیں کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور ہیں عالم جسمانیت میں تشریف لائے تو یہ جسمانیت بشریت آپ کی حقیقت نہیں کہلائے گی بلکہ حقیقت خدا جانے یا اس کا پیارا رسول جسے ہم نور سے تعبیر کرتے ہیں۔

انتباہ) یہ قصیدۂ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اکثر محدثین نے نقل فرمایا ہے۔تھانوی نے اپنی طرز پر نشرالطیب میں نقل کیا اور اس پر اپنے عقیدہ کے مطابق حواشی بھی لکھے جو بعض باتیں اہل سنت کے عقائد کے خلاف بھی ہیں اس کے باوجود جتنا تھانوی نے لکھا ہے اتنا بھی دیوبندی مان لیں تو بھی غنیمت ہے یہ اوپر کا ترجمہ بھی تھانوی کا ہے۔

اس قصیدۂ مبارکہ کی فقیر نے ”شرح قصیدۂ عباس“لکھی ہے۔اس میں تفصیل ملاحظہ ہو کچھ مضامین فقیر کے رسالہ ”نعت خوانی پر انعام نبوی“میں بھی آئے ہیں۔

حضورغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فلما خلق اللّٰہ روح محمد(صلی اللّٰہ علیہ وسلم) أولاً من نور جمالہ کما قال اللّٰہ تعالیٰ فی الحدیث القدسی ”خلقت محمداً أولا من نور وجھی“وکما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم”اول ما خلق اللّٰہ روحی واول ما خلق اللّٰہ نوری واول ما خلق اللّٰہ القلم واول ما خلق اللّٰہ العقل“ والمراد منھم شئی واحد وھو الحقیقۃ المحمدیۃ لکن سمی نورا لکونہ صافیا عن الظلمانیۃ الجلالیۃ کما قال اللّٰہ تعالیٰ”قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝(پارہ۶،سورۂ المائدہ، آیت۱۵)“ وعقلا لکونہ مدرکاً للکلیات وقلما لکونہ سببا لنقل العلم[21] (سرالاسرار)

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نورِ جمال سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے میں نے سب سے پہلے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔

”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایامیری روح کو پیدا فرمایا اور سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔“

---

[20] (نشرا لطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم،فصل اول نورِ محمدی، ص 14 تا16، ناشر مشتاق بک کارنراردوبازار)

[21] (سرالاسرار فی مایحتاج الیہ الابرار، ص45الی44، طبع دارالسنابل حلب)

ان سب سے مراد ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔اس حقیقت کو نوراس لئے کہا کہ وہ جلالی ظلمات سے پاک ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o(پارہ6،سورۃ المائدہ، آیت 15)

ترجمہ:بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیااورروشن کتاب۔

حقیقت محمدیہ کو عقل اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ تمام کلیات کا ادراک رکھتی ہے،اسے قلم کہاگیا ہے کیونکہ یہ علم کی منتقلی کا سبب ہے۔

فائدہ) حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے شمار تصانیف ہیں۔فقیر نے آپ کی تصانیف کی تفصیل میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ یہ رسالہ "سرالاسرار"لاہور میں ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے کاش حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تصانیف شائع ہوں تاکہ اہل اسلام علماء کرام کو معلوم ہو کہ پیران پیر جس طرح بطون (رازوں)کے بحرِ ذخار(جس میں بہت کچھ سما سکے) ہیں یوں ہی علوم ظاہرہ کے بھی سمندر ناپید کنار ہیں۔کاش گیارہویں کی دیگیں پکانے کے بجائے گیارہویں والے پیرانِ پیر کی تصانیف شائع کرکے عوام تک پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم کے پیالے پلائیں۔

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا قَالَ وآدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ [22]

یعنی حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب سے نبی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان میں تھے۔

فائدہ) روایت صحیح ہے اور ذیل کے محدثین نے روایت کیا ہے۔

(1) امام احمد (2) امام بخاری فی تاریخ (3) امام ابو نعیم فی الحلیہ (4) حاکم نے اسے روایت کرکے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (5) امام طبرانی (6) امام بیہقی (7) امام سیوطی نے ان تمام محدثین کا ذکرکرکے خصائص کبریٰ میں اس روایت کو درج فرمایا۔

فقیر نے قاعدہ لکھا ہے اور یہ قاعدہ مخالفین کو بھی مسلم ہے کہ جس کسی روایت کے الفاظ والی سند موضوع یا مجہول ہوتو دوسری اسناد صحیحہ سے وہ حدیث معناً صحیح ہوجاتی ہے اس قاعدہ کی تفصیل گزر چکی ہے علاوہ ازیں دیگر محدثین کرام نے بھی حدیث مذکورہ کو اپنی کتب مصنفہ میں روایت کیا ہے ۔

---

[22] (حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ذكر طوائف من جماهير النساك والعباد، سفيان الثوري ومنهم الامام المرضي الخ، 122/7، دار الكتاب العربي، بيروت)

(مسند احمد بن حنبل، كتاب مسند الكوفيين، باب حديث ميسرة الفجر رضي الله عنه، 59/5، الحديث:20596، عالم الكتب، بيروت)

(مجمع الزوائد، كتاب علامات النبوة، باب قدم نبوته صلى الله عليه وسلم، 409/8، الحديث:13848، دار الفكر، بيروت)

(دلائل النبوة للبيهقي، باب ذكر مولد المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم الخ، باب متى كتبت نبيا قال وآدم بين الروح والجسد، 84/1، دار الكتب العلمية، دار الريان للتراث، الطبعة: الأولى 1408 هـ 1988 م)

(الخصائص الكبرى، خطبة الكتاب، باب خصوصية النبي (صلى الله عليه وسلم) بكونه أول النبيين في الخلق وتقدم نبوته واخذ الميثاق عليه، 7/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

مثلاً امام ترمذی نے ابواب المناقب [23]، امام شہاب الدین خفاجی حنفی نے شرح الشفاء [24] اور امام ملا علی قاری حنفی نے الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ [25] وغیرہ وغیرہ میں نقل کیا ہے۔

انتباہ) اس کے علاوہ متعدد کتب احادیث وسیر میں یہ روایت منقول ہے۔طوالت سے بچ کر انہی حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں اور ساتھ ہی غافل سنی کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ اور اس قسم کی دیگر بے شمار روایات سنداً صحیح ہیں اور جو اس کی ہم معنی روایت سنداً ضعیف ہوگی تو بھی بقاعدہ عالم الحدیث وہ بھی معناً صحیح ہوجائے گی لیکن وہابی دیوبندی چالاک وعیار ہوتے ہیں اسی لئے وہ صرف ایک سند یا ایک حوالہ دکھا کر دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا ضعیف ہے فلہذا ان کے مکر و فریب میں نہ آنا بلکہ اپنے عقیدہ پہ مضبوط رہنا اور یقین کرنا جو بھی کسی حدیث صحیح کو ضعیف کہہ رہا ہے اس کا اپنا ایمان ضعیف ہوگا۔

وأخرج أحمد والبخاری فی تاریخه والطبرانی والحاکم والبیهقی وأبو نعیم عن میسرة الفجر

قال قلت یارسول اللّٰه متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد [26]

یعنی امام احمد اور بخاری تاریخ میں اور طبرانی اور حاکم بافادۂ صحت کے ابونعیم اور بیہقی دونوں دلائل میں میسرہ سے راوی ہیں کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی تھے۔فرمایا اُس وقت کہ آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔

وأخرج الحاکم والبیهقی وأبو نعیم عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه "قیل للنبی (صلی اللّٰه علیه وسلم) متی وجبت لک النبوة؟ قال: بین خلق آدم ونفخ الروح فیه" [27]

یعنی حاکم،ابونعیم، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کب سے آپ کے لئے نبوت ثابت ہے فرمایا کہ ابھی آدم علیہ السلام کی پیدائش مکمل نہ ہوئی تھی(کہ میرے لئے نبوت ثابت ہے۔)

وأخرج أبو نعیم عن الصنابحی قال: قال عمر رضی اللّٰه عنه: متی جعلت نبیا؟

قال "وآدم منجدل فی الطین مرسل" [28]

یعنی ابو نعیم صنابحی سے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا کہ آپ کب سے نبی ہیں فرمایا(اس وقت سے)کہ آدم علیہ السلام گارے کی شکل میں تھے۔

---

[23] (سنن الترمذی ابواب المناقب،باب فضل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، 585/5،الحدیث:3609،مطبوعه داراحیاء التراث العربی،بیروت)

[24] (شرح شفاء،الباب الاول(فی ثناء اللّٰه تعالیٰ)،الفصل الثالث:فیما ورد من خطابه تعالیٰ ایاه مورد الملاطفةوالمبرة، 73/1،دارالکتب العلمیة،بیروت)

[25] (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ،الفصل الاول مکانته صلی اللّٰه علیه وسلم، 326/1،دارالفیحاء،عمان)

[26] (الخصائص الکبری،خطبة الکتاب،باب خصوصیة النبی (صلی اللّٰه علیه وسلم) بکونه أول النبیین فی الخلق و تقدم نبوته واخذ المیثاق علیه، 7/،دارالکتب العلمیة،بیروت)

[27] الخصائص الکبری(حواله مذکوره)، دُرِ منثور میں بھی یہ عبارت کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ ہے۔(الدرالمنثور،سورة الاحزاب: 7، 569/6،دارالفکر،بیروت)

[28] حواله مذکوره

وأخرج ابن سعد عن ابن ابی الجدعاء رضی اللّٰہ عنہ قال: ''قلت یا رسول اللّٰہ متی کنت نبیا؟

قال: ''اذآدم بین الروح والجسد'' [29]

یعنی ابن سعد ابن ابی الجدعاء سے مخرج ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کب سے نبی بنے فرمایا آدم کی خلقت سے پہلے۔

وأخرج ابن سعد عن مطرف بن عبد اللّٰہ بن الشخیر رضی اللّٰہ عنہ ''أن رجلا سأل رسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) متی کنت نبیاً؟ قال: ''بین الروح والطین من آدم'' [30]

یعنی ابن سعد مطرف سے مخرج کہ ایک مرد نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ کو نبوت کب ملی فرمایا جب آدم علیہ السلام روح اور گارے کے درمیان تھے۔

وأخرج ابن أبی شیبۃ عن قتادۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم إذا قرائ ''وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ''۔قال: ''بدیء بی فی الخیر۔ وکنت آخرہم فی البعث'' [31]

یعنی ابن ابی شیبہ قتادہ سے راوی ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ'' پڑھتے فرماتے بھلائی میں مجھ سے ابتدا کی گئی اور میں ان انبیاء سے تشریف لانے میں آخر میں ہوں۔

وأخرج ابن جریر عن قتادۃ رضی اللّٰہ عنہ ''وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ'' قال: ''ذکر لنا أن نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول''کنت أول الأنبیاء فی الخلق، وآخرہم فی البعث [32]

یعنی ابن جریر قتادہ سے راوی ہیں ''وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ'' فرمایا کہ ہمارے لئے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ میں پیدائش میں اول الانبیاء ہوں اور بعثت میں آخر ہوں۔

وأخرج الحسن بن سفیان وابن أبی حاتم وابن مردویہ وأبو نعیم فی الدلائل والدیلمی وابن عساکر من طریق قتادۃ عن الحسن عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی قول اللّٰہ''وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ'' قال: ''کنت أول النبیین فی الخلق، وآخرہم فی البعث، فبدیء بہ قبلھم'' [33]

---

[29] (الدر المنثور، سورۃ الاحزاب: 7، 570/6، دار الفکر، بیروت)

[30] (الخصائص الکبری، خطبۃ الکتاب، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) بکونہ أول النبیین فی الخلق و تقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، 8/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(الدر المنثور، سورۃ الاحزاب: 7، 569/6، دار الفکر، بیروت)

[31] (الدر المنثور، سورۃ الاحزاب: 7، 570/6، دار الفکر، بیروت)

[32] (الدر المنثور، سورۃ الاحزاب: 7، 568/6، دار الفکر، بیروت)

[33] (الدر المنثور، سورۃ الاحزاب: 7، 570/6، دار الفکر، بیروت)

حضرت حسن سے وہ حضرت ابوہریرہ سے اور وہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ''میں راوی ہیں کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خلقت میں اول انبیاء ہوں اور بعثت میں ان سے آخر ہوں۔اسی لئے ان سے پہلے میرا ذکر ہوا۔

فہرست محدثین کرام مع کتب الاحادیث

وہ محدثین کرام جنہوں نے اس روایت کو صحیح مانا اور اپنی کتب احادیث میں اسے درج فرمایا وہ اگر دنیا میں تشریف لائیں تواس حدیث کے منکرین ان کے سامنے آنے سے بھی شرمائیں گے لیکن کیا کیاجائے کہ ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ علم کی مسندوں پر ڈاکٹرو پروفیسر اور وکلاء جہلاء کا قبضہ ہے تو حدیث شریف مذکور کی توثیق کرنے والوں سے موازنہ کریں کہ کیا انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ اس حدیث پاک کو ضعیف یا موضوع کہیں۔

نمبر شمار	اسم گرامی	تصنیف مبارک
1	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	مدارج النبوۃ
2	امام اسمٰعیل حقی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	تفسیر روح البیان
3	مجدد گیارہویں صدی ملا علی قاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	شرح بدء الآمالی (قلمی)
4	مجدد گیارہویں صدی ملا علی قاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	المرقاۃ شرح مشکوٰۃ
5	مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکتوبات شریف
6	امام محمد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ	الیواقیت والجواہر
7	ملا معین کاشفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	معارج النبوۃ
8	مفسر نیشاپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	تفسیر نیساپوری
9	سید محمد آلوسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	تفسیر روح المعانی
10	عارف باللہ ملا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ	شواہد النبوۃ
11	العارف البقلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	عرائس البیان
12	امام شہاب الدین الخفاجی الحنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	نسیم الریاض
13	مجدد گیارہویں صدی ملا علی قاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	شرح الشفاء
14	حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	جواہر البحار
15	حضرت شاہ عبدالرحیم والد شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	انفاس رحیمیہ

16	حضرت الشیخ چراغی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	صحائف السلوک
17	علامہ دیار البکری	تاریخ الخمیس
18	امام زرقانی قدس سرہٗ	شرح مواہب
19	غوث الاغواث محی الدین السید عبد القادر جیلانی قدس سرہ	سر الاسرار
20	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فیوض الحرمین
21	مجدد ۱۴صدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ	
22	علامہ عنایت احمد کاکوروی	تاریخ حبیب
23	محدث ابو الفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المیلاد النبوی
24	حضرت امام الفاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مطالع المسرات
25	فرقہ غیر مقلدین و دیوبندیہ وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی	رسالہ یکروزہ
26	فرقہ دیوبند کے قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی	فتاوی رشیدیہ
27	دیوبند فرقہ کے حکیم الامت مولوی تھانوی	نشر الطیب
28	شیخ الہند کا والد ذوالفقار علی دیوبندی	عطر الواردہ
29	شیخ الاسلام حسین احمد کانگریسی	الشہاب الثاقب

گزارش اُویسی غفرلہ) ارادہ تھا کہ حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کی روایت کو جس محدث نے نقل کیا اس کی توثیق فرمائی تو تمام کتب کے اسماء مع صفحات وغیرہ یہاں جمع کردوں لیکن طوالت لاحاصل سمجھ کر اسی پر اکتفا کیا ہے۔حیاء والے کے لئے اتنا کافی ہے ورنہ

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [34]

یعنی جب تجھے حیانہ رہے تو جو چاہے کر۔

باب 3 عبارات وتصریحات) یہ فہرست طویل ہے فقیر نے صرف مصنفین رحمہم اللہ علیہم کے اسماء گرامی مع ان کی تصانیف کے صفحات وغیرہ لکھ دیئے ہیں تاکہ حوالہ تلاش کرنے میں دشواری نہ ہو اب فقیر تصانیف سے چند عبارات نقل کرتا ہے تاکہ کوئی شک نہ رہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا کہ ماننے والے کے لئے اتنا کافی ہے۔فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی وہ میرا نور تھا۔

---

[34] (صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب (أم حسبت أن اصحاب الکہف والرقیم)/الکہف:9/، الحدیث: 3296، 2/ 1284، دار ابن کثیر الیمامۃ، بیروت)

فائدہ) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضوری ولی اللہ ہیں کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجاتی جب بھی چاہتے۔(الافاضات الیومیہ تھانوی و فوائد جامعہ)

علاوہ ازیں ہندوپاک کے تمام فرقوں کے اکابر استاد الحدیث ہیں آپ اسے حدیث صحیح فرمارہے ہیں۔

سوال) ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''(سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ میرانور تھا)اور''لَوْلَا کَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَا کَ''(اگر آپ نہ ہوتے تومیں آسمان کو پیدا نہ کرتا)یہ دونوں حدیثیں ہیں یا وضعی؟

مخالفین کا قطب مولوی رشید احمد گنگوہی یوں اعتراف کرتاہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

جواب) یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہے مگر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''کو نقل کیا ہے اور بتایا کہ اس کی کچھ اصل ہے۔فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم [35]

اس سے پہلے مدارجِ النبوۃ کی عبارت گزرچکی ہے جس میں شیخ محقق نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ گنگوہی صاحب کہہ رہے ہیں کہ شیخ صاحب کے نزدیک اس کی کچھ اصل ہے۔

لطیفہ) دیوبندیوں وہابیوں کی عادت ہے کہ ضد میں بڑے سے بڑے محدث کی بات ٹھکرادینگے بلکہ میرا تجربہ ہے کہ قرآن واحادیث تک کا انکار کردینگے یا لنگڑی لولی تاویل گھڑ مارینگے لیکن اگر انہیں ان کے کسی مولوی کا حوالہ دکھایا جائے تو مانیں گے پھر بھی نہیں ہاں خاموش ہوجائینگے اور اسی روایت کا تجربہ کرلیں کہ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''مانیں گے لیکن گنگوہی کا یہی حوالہ دکھاؤ پھر ان کا حال دیکھو کہ کیا کرتے ہیں وہ مانیں نہ مانیں سنی کو یقین کرلینا لازم ہے کہ حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہ نُوْرِیْ'' صحیح حدیث ہے۔(الحمدللہ ذلک)

امام محمد مہدی بن احمد فاسی (متوفی1052ھ، 1652)مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے علاوہ ایک دوسری حدیث بھی نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اول ماخلق اللّٰہ نوری ومن نوری خلق کل شئی [36]

یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نو ربنایا اورمیرے نور سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا۔

حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پہلے کیا گیا اس لئے کہ آپ رتبے میں پہلے ہیں یااس لئے کہ آپ وجود میں پہلے ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''اور ''کُنْتُ نَبِیًّا

---

[35] (فتاوی رشیدیہ کامل، کتاب التفسیر والحدیث، ص110,111، ناشر دارالاشاعت، اردوبازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)
(تالیفاتِ رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب، کتاب التفسیر والحدیث، ص 161، ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

[36] (مطالع المسرات، ص265، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نورپیدا فرمایا اور میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح وجسد کے درمیان میں تھے۔[37]

یہی امام جلیل فرماتے ہیں: لیکن رہا نبی اکرم صلی اللہ لعیہ وسلم کا نور تو وہ مشرق ومغرب میں انتہائی ظاہر ہے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کا نور پیدا کیا۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام نور رکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں ہے''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي نُوْرًا''اے اللہ مجھے نور بنادے(اس کے بعد چند آیات مبارکہ نقل کی ہیں)لیکن اس نور کا ظہور اہل بصیرت کی آنکھ میں ہے کیونکہ (صرف)آنکھیں اندھی نہیں ہوتی لیکن سینوں میں دل اندھے ہوجاتے ہیں۔[38]

تبصرۂ اُویسی غفرلہ)اب یہی کہا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں کی بصیرت کی آنکھیں اندھی ہوچکی ہیں ان کی طرف ہمارا روئے سخن نہیں ہے ہمارا روئے سخن تو اہل سنت بریلوی ہیں جن کا سینہ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں اگر چہ انہیں دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ عشاق کو دلیل کی ضرورت نہیں۔

لیکن جب حوالہ بھی مل جائے تو پھر پھولے نہیں ساتے اور مخالفین کو صحیح حوالہ بھی مل جائے تب بھی سوچنے لگ جائینگے کہ نامعلوم یہ حوالہ کیسا ہے وغیرہ وغیرہ۔

حضرت علامہ سید محمودآلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''اپنی مشہور تفسیر روح المعانی میں نقل فرمائی ہے بلکہ اسی تفسیر میں ''وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ''(پارہ17،سورۃ الانبیاء، آیت107)

ترجمہ:''اورہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے''۔

کی تفسیر میں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ ممکنات پر نازل ہونے والے فیض الٰہی کا ان کی قابلیتوں کے مطابق واسطہ ہیں اسی لئے آپ کا نور سب سے پہلی مخلوق تھا۔حدیث میں ہے اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی علیہ السلام کا نور پیدا کیا۔[39]

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں اور بایں معنی حقیقۃ الحقائق ہے کہ تمام حقائق خواہ انبیاء کرام ہوں یا ملائکہ کی اس حقیقت کے لئے سائے کی حیثیت رکھتی ہیں اور حقیقت محمدی تمام حقیقتوں کی اصل ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''اور یہ بھی فرمایا ''خلقت من نوراللّٰہ والمومنون من نوری''لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ اور تمام حقیقتوں کے درمیان واسطہ ہیں کسی بھی شخص کا آپ کے واسطے کے بغیر مطلوب تک پہنچنا محال ہے۔[40] (مکتوبات امام ربانی)

---

[37] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، 199/1، دار الفکر، بیروت)

[38] (الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، 404/1، دار الأمانۃ/مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

[39] (تفسیر روح المعانی، پارہ17، سورۃ الانبیاء:104، 105/17، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[40] (مکتوبات امام ربانی فارسی، حصہ نہم، دفتر سوم، ص153، مکتبہ سعیدیہ لاہور)

امام زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مواہب میں حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' نقل فرمائی کہ عین النور الأحمدی المشار إلیہ بقولہ علیہ الصلاۃ والسلام ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' (41)

اس سے مراد نورِ احمدی ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''

امام برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیرۃ الحلبیۃ میں حدیث نقل کرکے فرماتے ہیں:

وفیہ أنہ أصل لکل موجود، واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم (42)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر موجود کی اصل ہیں۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم

فائدہ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار امتی کے لئے اتنا کافی ہے غدار اور منکر کمالات کے لئے بڑے سے بڑے دفاتر بھی ناکافی۔

مفسرین عظام) چند حوالہ جات تفاسیر بھی حاضر ہیں تاکہ یقین ہو کہ اس مسئلہ میں امت مسلمہ کے جملہ مقتدیانِ اسلام متفق ہیں۔

علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام قرطبی سے نقل فرماتے ہیں کہ

فان قیل أولیس ابراھیم والنبیون قبلہ قلنا عنہ جوابان أحدھما انہ اوّلھم من حیث انہ مقدم علیھم فی الخلق وفی الجواب یوم ألست بربکم ثانیھما انہ اول المسلمین من أھل ملتہ اھ (43)

یعنی اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سے پہلے (مسلمان) ہیں ہم کہیں گے اس کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ حضور سب انبیاء سے اول ہیں اس حیثیت سے کہ پیدائش اور ''الست بربکم'' کے جواب میں حضور ان سب پہ مقدم ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین والوں سے اول المسلمین ہیں۔

عارف باللہ علامہ شیخ احمد صاوی تحریر فرماتے ہیں کہ

''قولہ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ''.......واستشکل بانہ تقدمہ الانبیاء وامھم واجاب المفسرین بان الاولیۃ بالنسبۃ لامتہ واجیب ایضا بان الاولیۃ بالنسبۃ لعالم الذر فھی حقیقۃ (44)

ان کا قول ''وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ'' حضور کے اول المسلمین ہونے پر یہ اشکال کیا گیا ہے کہ حضور سے تو انبیاء اور ان کی امتیں پہلے ہو گزری ہیں (لہٰذا حضوراول المسلمین کیسے ہوئے) تو مفسرین نے جواب دیا کہ حضور کی اولیت اپنی امت کی بانسبت ہے اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ حضور کی اولیت عالم ذر کی نسبت ہے تو یہ اولیت حقیقت ہے۔

علامہ اسمٰعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

---

41) (شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول: فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ لہ علیہ الصلاۃ والسلام باب مدخل، 54/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

42) (السیرۃ الحلبیۃ، باب تزویج عبد اللّٰہ أبی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم آمنۃ أمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وحفر زمزم وما یتعلق بذلک، 4748/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

43) (الفتوحات الإلٰھیۃ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیۃ، تفسیر سورۃ الانعام: 163، 479/2، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

44) (تفسیر صاوی حاشیہ علی الجلالین، تفسیر سورۃ الانعام: 163، 54/2، طبع بالمطبعۃ الازھریہ مصر)

"وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ" يعني أول من استسلم عند الإيجاد لأمر كن وعند قبول فيض المحبة لقوله "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ" والاستسلام للمحبة فی قوله يحبونه دل عليه قوله عليه السلام "أول ما خلق اللّٰه نوری" كذا فی التأويلات النجمية [45]

"وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ" یعنی امر کن کے ایجاد کے وقت او راللہ تعالیٰ کے اس قول کے فیض محبت کے قول کے وقت پہلا فرماں بردار میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "یُحِبُّوْنَہٗ" میں محبت کے لئے پہلا فرماں بردار میں ہوں۔ اس پہ حضور کے قول مبارک "اَوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا) نے دلالت کی ہے۔ تاویلاتِ نجمیہ میں ایسا ہے۔

وأنا أول المستسلمين عند الإيجاد لأمر كن

یعنی امر کن کی ایجاد کے وقت میں پہلا مسلمان ہوں۔

كما قال "اَوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" [46]

یعنی جیسا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔

روح المعانی) سید محمود آلوسی قدس سرہ العزیز روح المعانی میں آیۃ کریمہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ o (پارہ8، سورۃ الانعام، آیت162) (ترجمہ: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینااور میرا مرناسب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔) میں رقمطراز ہیں کہ "اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" سے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ آپ کے قول "اَوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" (دنیا و مافیہا سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا) کی طرف ہے یعنی خدا ئے بزرگ و برتر کی وحدانیت کو تسلیم کرلینے کا اعزاز سب سے پہلے مجھے حاصل ہے۔ کتاب وسنت کے حسین امتزاج سے آپ کا اول الخلق ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

یہی حضرت سید موصوف تفسیر روح المعانی میں ایک دوسرے مقام پر منشاء تکوین تنویر عالم اول الخلق، نورالانوار، نبی مختار، جنابِ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت حقیقیہ پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:

"لأنه صلى اللّٰه عليه وسلم أول العالمين خلقا ومنه عليه الصلاة والسلام نشأت الأرواح والنفوس ومن ہذا كان آدم ومن دونه تحت لوائه۔" [47]

یعنی اس لئے کہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خلقت میں تمام کائنات سے پہلے ہیں اور آپ ہی سے ارواح ونفوس کو وجود کی خلعت نصیب ہوئی۔

---

[45] (تفسیر روح البیان، سورۃالانعام: 161الی165، 129/3، دارالفکر، بیروت)

[46] (تفسیر النیسابوری، سورۃالانعام، التأویل، 196/3، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[47] (تفسیر روح المعانی، سورۃالحج، 60/25، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

جس کے زیر لوا آدم ومن سوا　　　اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

علماء کرام وشارحین حدیث) شارح بخاری قسطلانی کی مواہب لدنیہ شریف میں حدیث ہے:

قال عليه الصلاة والسلام كنت أول النبيين فى الخلق وآخرهم فى البعث [48]

اس حدیث کی شرح میں امام زرقانی فرماتے ہیں:

"كنت أول النبيين فى الخلق" لخلق نوره قبلهم، "وآخرهم فى البعث" باعتبار الزمان [49]

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے تھا کیونکہ آپ کا نور سب انبیاء سے پہلے ہوا اور آپ کی بعثت باعتبار زمانہ کے تمام انبیاء کے بعد ہوئی۔

شارح مشکوٰۃ حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

بدانکه اول مخلوقات وواسطه صدورکائنات وواسطه خلق عالم وآدم نورمحمد است صلى الله عليه وسلم

چنانچه درحدیث صحیح وارد شده [50]

یعنی جان لو کہ اول مخلوقات اور واسطہ خلق عالم وآدم نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

شیخ علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ المفاتیح میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت حقیقیہ کو اس پیرایہ میں بیان کیا ہے:

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي أَوَّلِ الْمَخْلُوقَاتِ، وَحَاصِلُهَا كَمَا بَيَّنْتُهَا فِي شَرْحِ شَمَائِلِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ أَوَّلَهَا النُّورُ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ثُمَّ الْمَاءُ، ثُمَّ الْعَرْشُ [51]

یعنی امام ابن حجر قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں اول خلق ہونے میں روایات مختلف ہیں ان کا خلاصہ میں نے شرح شمائل میں بیان کیا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا پھر پانی پھر عرش۔

یہی امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ مختلف روایات میں تطبیق (مطابقت) کا دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "اولیت امور اضافیہ میں ہے لہٰذا تاویل یہ کی جائے گی کہ امورِ مذکورہ (قلم، عقل، نوری، روحی اور عرش) میں سے ہر ایک اپنی جنس کے افراد میں سے پہلے ہے۔ پس قلم دوسرے قلموں سے پہلے پیدا کیا گیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تمام نوروں سے پہلے پیدا کیا گیا۔"

---

[48] (المواهب اللدنية، المقصد الثانى، الفصل الاول فى ذكر أسماء الشريفة المنبءة عن كمال صفاته المنيفة، 459/1، المكتبة التوفيقية القاهرة، مصر)

[49] (شرح الزرقانى، الفصل الأول فى ذكر أسماء الشريفة المنبءة على كمال صفاته المنيفة، 256/4، دار الكتب العلمية، بيروت)

[50] (مدارج النبوة اردو ترجمه مفتى غلام معين الدين، 14/2، شبير برادر، زبيده سينٹر، أردو بازار، لاہور)

[51] (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الايمان بالقدر، 148/1، دار الفكر، بيروت)

عارف باللہ علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی 973ھ) فرماتے ہیں: اگر تو کہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا تو ان میں تطبیق کیا ہے؟جواب یہ ہے کہ ان دونوں سے مراد ایک ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو کبھی عقل اول سے تعبیر کیا جاتاہے اور کبھی نور سے۔ [52]

حضرت الشیخ سیدنا عبدالقادرجیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نورِ جمال سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے میں نے سب سے پہلے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔

"سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا،میری روح کو پیدا فرمایا اور سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔

ان سب سے مراد ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔اس حقیقت کو نوراس لئے کہا کہ وہ جلالی ظلمات سے پاک ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o (پارہ6،سورۃ المائدہ، آیت 15)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیااورروشن کتاب۔

حقیقت محمدیہ کو عقل اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ تمام کلیات کا ادراک (فہم) رکھتی ہے،اسے قلم کہاگیا ہے کیونکہ یہ علم کی منتقلی کا سبب ہے۔[53](سرالاسرار)

فائدہ) یہ حوالہ پہلے بھی فقیر لکھ چکا ہے یہاں یہ بتانا ہے کہ حضورغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عملی وجاہت کا اظہار ہو کہ آپ نے فرمایا جن روایات میں مختلف الفاظ ہیں ان سب کی مراد ایک ہے صرف حیثیت کی تبدیلی ہے اور قاعدہ ہے۔

"حیثیت کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی ہوتی ہے"ورنہ حقیقت میں وہ کوئی تبدل نہیں مثلاً ایک شخص چند بیٹوں کا باپ ہے اور وہ عالم بھی ہے اور رہبر قوم بھی اور وہ طبیب بھی ہے اور مقرر بھی تو جب اس شخص کا کسی حیثیت سے نام لیا جائے گا مثلاً کہا جائے وہ عالم ہیں وہ بہترین تقریر کرنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ تویہ احکام اس کی حیثیت کی تبدیلی سے ہیں ورنہ وہ ایک حقیقت ہیں یونہی بلا تمثیل سمجھئے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت محمدیہ سے اختلاف نہیں۔

شیخ عبداللہ اسنوی مطالع النور السنی کے مطلع اول میں فرماتے ہیں:

اعلم ان الحق تعالیٰ لما ارادان تعرف من حیث ظہور آثار الاسماء ولا نہیہ تجلیاتہا من حضرۃ الالوہیۃ خاق اولا الروح المحمدی علی الصورۃ الجمعیۃ ثم منہ جمیع العوالم العلویۃ الروحانیۃ العقلیۃ والعوالم الخلقیۃ العنصریۃ الی خاتم

---

[52] (الیواقیت والجواہر ,المبحث الثانی والثلاثون: فی ثبوت رسالۃ نبینامحمدصلی اللّٰہ علیہ وسلم ,339/2,دار احیاء التراث العربی ,بیروت)

[53] (سرالاسرار فی مایحتاج الیہ الابرار ,ص44,45 ,طبع دارالسنابل حلب)

الصور النوعية اکونة وھو آدم علیه السلام کما روی عن جابر بن عبداللّٰہ انصاری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اول شئی خلقه اللّٰہ قال ھو نور نبیک یا بر خلقه من نورہ ثم خلق منه کل خیر وخلق بعد کل شئی

یعنی یادرکھو کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اسماء الٰہیہ کے آثار کے ظہور سے بارگاہِ الوہیت کی تجلیات کی معرفت کرائے تو اس نے سب سے پہلے روحِ محمدی کو جامع صورت پر پیدا فرمایا پھر اس نے جمیع عالم علوی روحانی اور جمیع عالم سلفی جسمانی کو پیدا فرمایا حتیٰ کہ خاتم صور نوعیہ یعنی آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا جیساکہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

صوفیاء کرام) جیسے علمائے اجماع حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اول الخلق میں عقیدہ رکھتے ہیں یہ عقیدہ صوفیاء کرام کا بھی ہے چنانچہ عرائس البیان میں ہے: ''اشارة الی تقدم روحه وجوهره علی جمیع الکون وأهله فی الحضرة حین خاطبه بالرسالة والولایة والمحبة والخلة فانقادفی أول الأول الأزلی الأبدی تعالیٰ اللّٰہ عما یقولون الظالمون علوا کبیراً وأشار الی ما ذکرنا قوله علیه السلام کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وقوله علیه السلام اول ما خلق اللّٰہ نوری''[54]

یعنی اس میں اشارہ ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے مقدم ہیں جب حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رسالت وولایت اور محبت و خلت کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے تو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ازلی ابدی اول الاول میں برگزیدہ فرمایا اللہ تعالیٰ ظالموں کی باتوں سے بالا ہے اس میں اشارہ ہے کہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں اُس وقت نبی تھا اور فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

ابن الفارض رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سلطان العشاق حضرت عمر بن الفارض نے زبانِ نبوت کی ترجمانی کرتے ہوئے اس حقیقت کو اپنے دیوان میں یوں بیان فرمایا:

إنّی، وإن کُنْتُ ابنَ آدَمَ، صُورَةً، فَلی فیهِ مَعنیً شاهِدٌ بأُبوّتی [55]

یعنی میں اگر چہ بظاہر آدم کا بیٹا ہوں مگر میرا ایک ایسا معنی ہے جو میرے باپ ہونے پر شاہد ہے۔

سید ی عبدالکریم جیلی ناموس اعظم کی کتاب النور، باب اول میں فرماتے ہیں:

السعادة الکبریٰ وانهوذ جاللطائفة صورة ومعنی فجعل مرتبة فی الوجود المرتبة العلیة التی لیس فوقها مرتبة الوجود[56]

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادتِ کبریٰ اور تمام لوگوں کے لئے ظاہری اور باطنی نمونہ بناکر پیدا فرمایا اور وجود میں آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رکھا جس کے اوپر اور کوئی مرتبہ نہیں ہے۔

---

[54] (تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن، سورۃالانعام:163، 1/409، دارالکتب العلمیة بیروت)

[55] (روح المعاني، سورة الشورة:52، 60/25، إدارة الطباعة المنيرية)

[56] (الناموس الاعظم والقاموس الاقدم فی معرفة قدر الرسول، کتاب النور، باب اول)

مختلف سیرۃ نگار) ابن الحاج المدخل میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اس نور سے تمام اشیاء کو پیدا کیا پس نور عرش، نور مصطفی صلی اللہ علیہ سے ہے، نور قلم نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، لوحِ محفوظ کا نور نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، دن کا نور نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، معرفت کا نور، شمس و قمر کا نور اور آنکھوں کا نور نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ [57]

الحدیقہ الندیۃ میں ہے کہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الجمعیۃ الکبریٰ ہیں کیوں نہ ہوں جبکہ ہر شے آپ کے نور سے پیدا کی گئی جیسے کہ اس بارے میں حدیث صحیح وارد ہے۔ [58]

امام محمد مہدی بن احمد فاسی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے علاوہ ایک دوسری حدیث بھی نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اول ماخلق اللّٰہ نوری ومن نوری خلق کل شئی [59]

یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور بنایا اور میرے نور سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

وَإِنَّمَا الَّذِی رَوَاہُ عبد الرَّزَّاق أَنہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ إِن اللّٰہ خلق نور مُحَمَّد قبل الْأَشْيَاء من نورہ [60]

یعنی بیشک امام عبدالرزاق نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے تمام اشیاء سے پہلے پیدا فرمایا۔

حضرت علامہ نجم الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''انا من نور اللّٰہ والمومنون منی'' حدیث نقل کرنے کے بعد مختلف روایت میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں قلم، عقل اور روح تینوں سے مراد ایک ہے۔

وآں روح پاک محمد است [61] وہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس ہے۔

حضرت شیخ عبدالکریم جیلی (متوفی805ھ) نے بھی یہی تطبیق دی ہے کہ عقل، قلم اور روح مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ایک ہی چیز ہے صرف تعبیر کا فرق ہے۔ [62]

تاریخ خمیس میں ہے کہ محققین کے نزدیک ان احادیث سے مراد ایک ہی شے ہے حیثیتوں اور نسبتوں کے اعتبار سے عبارات مختلف ہیں پھر شرح مواقف سے بعض ائمہ کا یہ قول نقل کیا عقل، قلم اور روحِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ایک ہی ہے۔ [63]

---

[57] (المدخل لابن الحاج، فصل فی خصوصیۃ مولد الرسول بشھر ربیع الاول، 32/2، دار التراث العربی، بیروت)

[58] (ا الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ والسیرۃ الأحمدیۃ ،عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی، ص342، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[59] (مطالع المسرات، ص265، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

[60] (الفتاویٰ الحدیثیۃ لابن حجر الھیتمی، 206/1، دار الفکر ، بیروت)

[61] (مرصاد العباد، ص 30، در مطبعہ مجلس بعطبع رسید، طبع ایران)

[62] (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (اردو)، 207/2تا 206، ضیاء القرآن پبلیشکیشنز لاہور)

امام المناطقہ میر سید زاہد ہروی،مال جلال کے حواشی کے منہیہ میں فرماتے ہیں علم تفصیلی کے چار مرتبے ہیں پہلے مرتبے کو اصطلاح شریعت میں قلم، نور اور عقل کہتے ہیں، صوفیاء سے عقل کل اور حکماء عقول کہتے ہیں۔ [64]

اسی کو علامہ اقبال مرحوم نے اپنے شعر میں بیان فرمایا:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب　　　　گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

مخالفین کی تائیدات) فرقہ دیوبندی اور غیر مقلدین کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالہ "یک روزہ"میں حدیث "اول ما خلق اللّٰہ نوری"کو بلاانکار بطور حجت ودلیل نقل کرکے آپ کا مخلو ق اول ہونا بیان کیا ہے۔نیز ان کے مطبوعہ کلام شاہ اسمٰعیل میں صفحہ 32 پر ہے

بظاہر ہے جو مقطع انبیاء　　　　حقیقت میں ہے مطلع انبیاء

سواول ہی ہے ہر طرح ان کا نور　　　　بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور

ان دونوں اشعار میں بھی پیشوائے اہلحدیث نے "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ"اور حدیث مصنف عبدالرزاق کے مضمون کی تائید وتصدیق کی ہے اور اسی پر اپنے اشعار کی بنا رکھی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبند فرقہ کے حکیم صاحب نے نشر الطیب میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اول ہونے کی متعدد روایات نقل کی ہیں اور ان کی اکثر روایات پر تبصرہ بھی کیا ہے وہ اکثر روایات فقیر نے اس رسالہ میں لکھ دی ہیں۔اسی تھانوی نے الرفع والوضع، صفحہ 13 میں بھی اس روایت "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ"کی توثیق کی ہے۔

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان نے لکھا ہے کہ

"بدا اللّٰہ سبحانہ الخلق بالنور المحمدی"　　　　اللہ سبحانہ نے نورِ محمدی سے مخلوق کی ابتداء کی ۔

پس نورِ محمدی ارض وسماوات کی پیدائش کے لئے مادہ اولیہ ہے ۔

اور اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اول ماخلق اللّٰہ قلم او اول ما خلق اللّٰہ العقل [65] میں اولیت اضافی ہے اور نورمحمدی کی اولیت حقیقی ہے۔

(ہدیۃ المہدی،صفحہ 56)

دیوبندکے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ"کی توثیق کی ہے۔ (حوالہ گزر چکا ہے)

مولوی ذوالفقار علی مولوی محمود الحسن دیوبندی کے والد نے عطرالوردہ میں اس روایت کی توثیق کی ہے۔ [66]

---

[63] (تاريخ الخميس في أحوال أنفس نفيس ، المطلب/في الحوادث من أول خلق نوره صلي الله عليه وسلم أبي زمن ولادته، مطلب اللوح و القلم، 37/1، دار الكتب العلمية، 2009)

[64] (حاشیہ مال جلال، ص 94، مطبع یوسفی لکھنؤ)

[65] (ہدیۃ المہدی، فصل بدا اللّٰہ سبحانہ الخلق الخ،ص 56،اسلامی کتب خانہ،سیالکوٹ)

مولوی حسین احمد دیوبندی کانگریسی نے شہابِ ثاقب میں اس روایت کی توثیق ہے۔

سید نا مجد دالف ثانی حضرت امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ

خلق محمدی دررنگ خلق سائر افراد انسانی بلکه بخلقے ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد که اُو صلی الله علیه وسلم که باوجود منشا عنصری از نورحق جل وعلیٰ مخلوق گشته است کما قال علیه الصلوٰة والسلام خلقت من نورالله [67]

یعنی جاننا چاہیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی صفت میں تمام انسانی افراد کی نہیں ہے بلکہ پیدائش میں تمام جہاں کے افراد سے کسی ایک فرد سے آپ کی پیدائش مناسبت نہیں رکھتی جیساکہ خود حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اَوّلُ مَا خَلَقَ اللہ نُوْرِیْ"کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

شاہ عبدالرحیم محدث دھلوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ) آپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی ہیں اگرچہ نہ صرف شاہ عبدالرحیم بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جملہ خاندان سوائے ننگ زمانہ اسماعیل دہلوی کے سب کے سب سنی تھے۔ ان کا حوالہ اس لئے حاضر ہے کہ مخالفین شاہ ولی اللہ کے خاندان کو اپنا ہمنوا سمجھتے ہیں۔

صدوراین کثرت ازان وحدت وبروزوظهورمخلوقات ازان جوهرعبارات وتعبیرات غریب آورده اند وحدیث اوّل ما خلق الله العقل نزد محققین ومحدثین بصحت نرسیده وحدیث اول ما خلق الله القلم نیزگفته اند که مراد بعد العرش والماء است که واقع شده است وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ ودربعضی احادیث تصریح بدان واقع شده است وآمده است که خلق ماء پیشتراز عرش است وآمده است که چون خلق کرده شد قلم گفت بوی پروردگارتعالی وتقدس بنویس گفت قلم چه نویسم گفت بنویس ما کان وما یکون الی الابد پس معلوم شد که پیش ازخلق قلم کائنی بوده است وگفته اند که آن عرش وکرسی و ارواحست ونوروی صلّی الله علیه وسلم ازان سابقست

یعنی پہلے عقل کو پیدا کیا اس کی صحت محققین اور محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور ایک اولیت تحقیق نہیں ہے کیونکہ محققین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ عرش اور پانی کے بعد قلم کو پیدا کیاکیونکہ اس طرح آیا ہے کہ اس وقت عرش پانی پر تھا اور بعض احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ پانی عرش سے پہلے پیدا ہوا۔پس جب قلم پیدا کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا لکھ قلم نے پوچھا کیا لکھوں ارشاد ہوا لکھ جو ہوچکا اور جو ہو گا۔

پس معلوم ہوا کہ قلم کی پیدائش سے پہلے کچھ ہوچکا تھا اور وہ عرش و کرسی اور ارواح تھیں اور نورِ محمدی ان سب سے پہلے پیدا ہوا۔

شاہ ولی اللّٰہ محدث دھلوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ) آپ نے بھی یہی حوالہ اپنی تصانیف میں استدلال کے طور پر نقل فرمایا ہے تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف "التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی"

انتباہ) شاہ ولی اللہ اہل سنت کے اکابر میں ہیں وہابی نہیں فقیر کا رسالہ پڑھئے "کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟"۔

---

[66] (عطرالوردہ فی شرح البردہ،الفصل الثالث:فی مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ص29،میر محمد کتب خانہ اردوبازار کراچی۔)

[67] (مکتوبات شریف،جلد سوم،مکتوب صد ودوم،ص187،مطبوعہ نول کشور لکھنؤ)

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) چونکہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ'' زبردست تائید ہے اسی لئے مخالفین اس حدیث کے منکر ہوگئے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس کی تشریح وتفصیل فقیر نے ''فیض الغافر فی شرح حدیث جابر''میں عرض کردی ہے یہاں صرف حدیث کا اصل متن حاضر ہے۔

متن حدیث جابر) عن جابر بن عبداللّٰه انصاری رضی اللّٰه عنه قال قلت یا رسول اللّٰه، بأبی أنت وأمی، أخبرنی عن أول شیء خلقه اللّٰه تعالی قبل الأشیاء قال صلی اللّٰه علیه وسلم یا جابر، إن اللّٰه تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نوره، فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء اللّٰه، ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم، ولا جنة ولا نار، ولا ملک ولا سماء، ولا أرض ولا شمس ولا قمر، ولا جنی ولا إنسی، فلما أراد اللّٰه تعالی أن یخلق الخلق قسم ذلک النور أربعة أجزاء، فخلق من الجزء الأول القلم ومن الثانی اللوح، ومن الثالث العرش۔ ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول حملة العرش، ومن الثانی الکرسی، ومن الثالث باقی الملائکة، ثم قسم الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول السماوات، ومن الثانی الأرضین، ومن الثالث الجنة والنار، ثم قسم الرابع أربعة أجزاء الخ۔ [68]

یعنی حضرت جابر نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی(صلی اللہ علیہ وسلم)کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا تعالیٰ نے چاہا دورہ کرتا رہا۔اس وقت لوح، قلم، جنت،دوزخ، فرشتگان، آسمان، زمین، چاند،سورج، جن،آدمی کچھ بھی نہ تھاپھر جب اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوق کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو اس نور کے چار اجزاء بنائے۔ایک سے قلم،دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش، چوتھے کے چار اجزاء بنائے پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے جنت اور دوزخ پھر چوتھے کے چار اجزاء بنائے الیٰ آخر الحدیث اس حدیث کو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سیدنا امام بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ اور امام بخاری وامام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث امام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں اپنی صحیح سند کے ساتھ درج فرمایا اور امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کی، امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المواہب اللدنیہ میں، علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح زرقانی میں، افضل القرأ ابن حجر المکی،تاریخ خمیس لعلامہ دیار بکری، شیخ محقق نے مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد فرماتے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)اور دوسرے علمائے کرام ومحدثین نے اس کو اپنی تصنیفات میں نقل فرمایا اور اس سے سند پکڑی تو بیشک اور بلاشبہ یہ حدیث حسن صالح مقبول اور معتمد ہے۔

اس حدیث حسن سے معلوم ہوا کہ کائنات کی ہر چیز حضورپرنور، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک سے آپ ﷺ کے وسیلہ سے معرضِ وجود میں آئی۔اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے لئے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کو وسیلہ قرار دے کر حضوراکرم صلی اللہ

---

[68] (شرح الزرقانی، المقصد الاول فی تشریف اللّٰه تعالیٰ له علیه الصلوٰة والسلام، مدخل، 1/89تا91، دارالکتب العلمیة، بیروت)

علیہ وسلم کی معرفت کی خاطر تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کو اپنی معرفت قراردیا۔حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''كُنتُ كنزاً مخفياً فأَحببتُ اَن اُعرَفَ، فَخَلَقْتُ الخَلْقَ لأُعْرَفَ'' [69]

میں ایک خزانہ مخفی تھا پس مجھے یہ بات محبوب ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔

وفی روایة فخلقت نور محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یعنی اور ایک روایت میں ہے تو میں نے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ [70]

یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خلیفہ اعظم بناکر خالق ومخلوق کے درمیان رابطہ بنایا اور وسیلہ ٹھہرایا۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات وعطیات مخلوق کو پہنچاتے اور تقسیم فرماتے ہیں اور آپ ہمارے رسول ہیں کہ ہماری عرض داشتیں (درخواستیں)اور حاجات ومشکلات کی دعائیں اور فریادیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو آپ کے صدقہ میں قبول فرماتا اور ہماری حاجات کو آپ کے وسیلہ سے پورا فرماتاہے۔اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، رحمتیں اور عنایات حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں آپ کے وسیلہ سے پیدائش مخلوقات سے لے کر آج تک تمام مخلوق کو پہنچتی رہی ہیں، پہنچ رہی ہیں اور ہمیشہ پہنچتی رہیں گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي'' [71]

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے خزائن کا خزانچی ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتاہے اور میں تقسیم کرتاہے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ دین ودنیا کی سب نعمتیں دیتا اللہ تعالیٰ ہے اور تقسیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔معلوم ہوا کہ جسے جو کچھ ملتا ہے حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست کرم اور آپ کے وسیلہ سے ہی ملتا ہے۔

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے　　　　حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

---

[69] الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔

(كشف الخفاء،132/2،دار احياء التراث العربي،بيروت)

[70] (صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب من رأى النبي صلى اللّٰه عليه وسلم في المنام، 6/ 2568،الحديث: 6595،دار ابن كثير، اليمامة،بيروت)

(صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب قول النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، من رانى في المنام فقد، 1776/4، الحديث:4208(2267)، دار إحياء الكتب العربية)

[71] (صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب قول اللّٰه تعالىٰ ''فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ''،1133/3،دار ابن كثير، اليمامة،بيروت)

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(فوائدوعقائد)

(1) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ تھا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی عطا ہوا تبھی تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کائنات کی تخلیق کی ابتداء کا سوال کردیا اور سوال لاعلم سے نہیں اہل علم سے ہوتا ہے۔

(2) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا نہیں سمجھتے تھے ورنہ سوال سے پہلے (ماں باپ قربان) جیسے الفاظ کا آغاز کیوں؟

(3) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے علم غیب پر مہر ثبت فرمائی کہ اسے بیان ہی کردیا ورنہ فرماتے اے جابر یہ سوال غیب سے تعلق رکھتا ہے مجھ سے سوال کیوں اس کا سوال اللہ سے کیجئے۔

(4) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دائمی ہے نہ یہ کہ جیسے وہابی دیوبندی کہتے ہیں کہ جب تک آپ کے پاس جبریل نہ آتے آپ کو کچھ خبر نہ ہوتی۔اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کے بعد فوراً برجستہ جواب عنایت فرمایا ورنہ فرماتے جبریل آئے تو بتاؤں۔

(5) جبریل علیہ السلام تو صرف پیامی تھے باقی اسرار ورموز وعلوم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست پڑھائے جیساکہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن نے کہا

''وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ'' (پارہ5،سورۃ النساء، آیت 113)

ترجمہ: اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

(6) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے لیکن ہم اسے یہی کہیں گے کہ یہ کیفیت اللہ تعالیٰ جانے یا اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔اسے اللہ کا جز بتانا جہالت ہے۔تفصیل کتب اہل سنت میں ہے

سوال) حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ لفظ ''نورہٖ'' سے جزئیت ثابت ہوتی ہے یہ عقیدہ کفر یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا جزء مانا جائے۔

جواب) اس کا مفصل جواب توہم نے اپنی تصنیف ''فیض الغافر''میں عرض کیا ہے سردست یہاں ایک جواب حاضر ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ لکھتے ہیں:

حضورپرنورسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ عزوجل کے نورِ ذاتی سے پیدا ہوئے ہیں۔حدیث شریف میں ارشاد ہوا:

ان اللّٰہ تعالٰی قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ۔''رواہ عبدالرزاق ونحوہ عندالبیہقی''[72]

---

[72] (المواھب اللدنیۃ بحوالہ عبدالرزاق. المقصد الاول. 71/1.المکتب الاسلامی بیروت)

یعنی اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔(اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور بیہقی کے نزدیک اس کے ہم معنی ہے)

حدیث میں ''نورہ'' فرمایا جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے کہ اسم ذات ہے ''من نور جمالہ'' یا''نور علمہ'' یا ''نور رحمۃ''(اپنے جمال کے نور سے یا اپنے علم کے نور سے یا اپنی رحمت کے نور سے)وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں:

''(من نورہٖ) ای من نورھو ذاتہ'' [73]

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے یعنی اپنی ذات سے بلاواسطہ پیدا فرمایا۔

عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذاللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کیلئے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیداہو، یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل ذاتِ نبی ہوگیا۔اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اورکسی کے ساتھ متحد ہوجانے یا کسی شَےَ میں حلول فرمانے سے پاک و مُنَزَّہ (عیبوں سے پاک)ہے۔حضو رسیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شے جزء ذاتِ الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔ [74]

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں۔عالم میں ذاتِ رسول ﷺ کو تو کوئی پہچانتا نہیں۔حدیث میں ہے:

''یا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی'' [75]

یعنی اے ابو بکر!مجھ جیسا جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

ذاتِ الٰہی کے سِوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیداہونے کی حقیقت کسے معلوم ہومگر اس میں فہم ِظاہر بین(ظاہری مشاہدہ سے جاننے والے کے علم) کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عزجلالہٗ نے تمام جہان کو حضور پرنور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا، حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لولاک لما خلقت الدنیا [76]

یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ بناتا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشادہوا:

''لولا محمد ماخلقتک ولا ارضاولا سماء'' [77]

---

73) (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، 46/1، دارالمعرفۃ بیروت)

74) (فتاویٰ رضویہ، کتاب فضائل وخصائص،30/664- 663، رضافاؤنڈیشن،لاہور)

75) (مطالع المسرات،ص 129، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

76) (تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ،297/3، داراحیاء التراث العربی بیروت)

(المواہب اللدنیۃ،المقصد الاول،70/1،المکتب الاسلامی بیروت)

یعنی اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا نہ زمین وآسمان کو۔

توساراجہان ذات الٰہی سے بواسطہ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا یعنی حضور کے واسطے حضور کے صدقے حضور کے طفیل میں۔

لا انہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم استفاض الوجود من حضرۃ العزۃ ثم ھو افاض الوجود علی سائر البریۃ کما تزعم کفرۃ الفلاسفۃ من توسیط العقول، تعالیٰ اللّٰہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ھل من خلاق غیر اللّٰہ۔ [78]

یعنی یہ بات نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا جیسے فلاسفہ کافر گمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے دوسری چیزیں پیداہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتاہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں تو وہ ذات الٰہی سے بلاواسطہ پیدا ہیں۔

سوال) ''کُنْتُ نَبِیًّاوَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِوَالطِّینِ''تمام محدثین کےنزدیک موضوع ہےلیکن تم اس روایت کواپنی تحریروں میں لےلےکر بیان کرتےہوحالانکہ موضوع روایت بیان کرناسخت گناہ ہے۔یہی حال حدیث''اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''کاہے۔

جواب) اس روایت کو جہاں محدثین نے موضوع کہا ہے وہاں اس کی تصحیح فرمائی ہے چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے المولد النبوی میں لکھا ہے کہ ورد من قولہ علیہ السلام کنت نبیاوآدم بین الماءوالطین وھوان قال بعض الحفاۃلانقف علیہ لھذااللفظ لکن جاوھنافی طرق صحۃ [79]

''کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّینِ'' میں بھی حدیث وارد ہوئی ہے لیکن بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ ہم اس روایت کے الفاظ سے واقف نہیں لیکن اس روایت کے ہم معنی بکثرت طرق سے احادیث مروی ہیں مثلاً

وأخرج أحمد والبخاری فی تاریخہ والطبرانی والحاکم والبیھقی وأبو نعیم عن میسرۃ الفجر قال قلت یارسول اللّٰہ متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد [80]

یعنی امام احمد اور بخاری تاریخ میں اور طبرانی اور حاکم بافادۂ صحت کے ابونعیم اور بیہقی دونوں دلائل میں میسرہ سے راوی ہیں کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی تھے۔فرمایا اُس وقت کہ آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔

---

[77] (مطالع المسرات، الحزب الثانی، ص264، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

[78] (فتاویٰ رضویہ، رسالہ:صلات الصفاء فی نور المصطفیٰ، 30/685، رضافاؤنڈیشن لاہور)

[79] (المورد الروی فی مولد النبوی اردو ترجمہ، صفحہ 37 تا38، زاویہ پبلشرز لاہور)

[80] (الخصائص الکبریٰ، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) بکونہ أول النبیین فی الخلق وتقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، صفحہ8، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

آخری گزارش) محدثین کرام رحمہم اللہ نے روایات کی تحقیق و تنقید میں کوئی بحث تشنہ لب نہیں چھوڑی ہر طرح کی روایت کی تصحیح و تصنیف و وضع کے قواعد وضوابط وضع فرمائے۔حدیث موضوع کے قواعد کے ساتھ جب بھی کسی حدیث کے لئے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے تو ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی فلاں صحیح حدیث تصحیح کرتی ہے لہٰذا یہ حدیث لفظاً یا سنداً موضوع یا ضعیف ہو بھی تب بھی معنی صحیح ہے کچھ یہی حال ا ن روایات کا ہے جن کے متعلق مخالفین کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے کہ اس حدیث کی تائید فلاں روایت سے ہے جیساکہ فقیر نے گذشتہ اوراق میں ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ''اور دوسری روایات کے ساتھ محدثین کرام کے اقوال نقل کئے ہیں۔صاحب علم کے لئے تواتنا کافی ہے لیکن جس کو سرے سے ماننے کا موڈ ہی نہیں وہ کیا کسی کی بات سنے گا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ۔(پارہ1، سورۃ البقرہ، آیت 10)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے۔

اور مخالفین کا یہ مرض لاعلاج ہے ہم نے اپنی بساط کے مطابق عرض کردیا ہے۔

وماعلینا الا البلاغ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

14 ذوالحجہ 1422ھ

بہاولپور، پاکستان